www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ولیعنی تعزیت کے لئے اہل میت کے ہاں جمع ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں تھا۔ اور نہ میت کے لئے قرآن خوانی کرنا قبر کے پاس اور نہ اس کے علاوہ، یہ جملہ امور خود ساختہ بدعاتِ مکروہ میں شامل ہیں۔ آپ کا طریق کار یہ تھا کہ ایسے موقعہ پر خاموشی اختیار فرماتے اور اللہ کی قضاء و قدر کے ساتھ رضاء کا اظہار فرماتے، اللہ کی حمد و ثنا کرتے، انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے، اور جو آدمی مصیبت کے موقعہ پر کپڑے پھاڑتا یا نوحہ کرتا یا سرمنڈاتا اس سے بیزاری کا اظہار کرتے اور آپ کی سنت سے یہ بھی ہے کہ اہل میت لوگوں کو کھانا کھلانے کی تکلیف نہ کریں بلکہ لوگ کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجیں۔ یہ بات آپ کے عظیم اخلاق کی نشاندہی کرتی ہے کہ اہل میت کی پریشانی کی بنا پر لوگوں کو کھانا کھلانے کا بوجھ ان سے ہلکا کر دیا اور پھر آپ کا طریقہ یہ بھی تھا کہ کسی کی موت پر واویلا اور تشہیر عام کرنے سے روکتے۔ فرماتے یہ جاہلیت کے امور سے ہے۔ حضرت حذیفہ نے مکروہ سمجھا کہ ان کے اہل ان کے وفات کے موقعہ پر کسی کو اطلاع کریں اور کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھی نعی میں شمار نہ ہو۔

۴۔ تین گواہوں کا دلہن کے پاس جانا؟

شریعت مطہرہ میں بسلسلہ عقد نکاح صرف دو گواہ یا پھر حاضرین مجلس بطور شاہد کافی ہیں۔ دلہن کے پاس گواہ بھیجنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی آگاہی اور رضاء و رغبت ہی کافی ہے۔

نیز دولہا، دلہن کو کلمے پڑھانا بھی جملہ محدثات امور سے ہے جس کا شرع میں کوئی ثبوت نہیں۔

۵۔ کیا عورت گھر اعتکاف بیٹھ سکتی ہے؟

بلا تفریقِ مرد و زن اعتکاف کا محل صرف مسجد میں ہے قرآن مجید میں ہے

وَأَنتُمْ عَـٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَـٰجِدِ

نیز ازواج مطہرات کا بھی اعتکاف مسجد میں ہوا کرتا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب الاعتکاف، صحیح بخاری)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ